سوسئیر، ممتاز ماہر لسانیات

بیسویں صدی کا ممتاز ماہر لسانیات سوسئیر 26 نومبر 1857 کو اپنے آبائی شہر جنیوا میں پیدا ہوا۔اس نے اپنی تعلیم جرمنی اور فرانس سے مکمل کی اور تمام امتحانات میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسے جنیوا یونیورسٹی میں تدریسی خدمات پر مامور کیا گیا۔یہیں سے اس کے لسانی نظریات اور شعبہ لسانیات میں اس کے انقلابی تصورات کا آغاز ہوا۔اسے جدید لسانیات کا موجد اور باوا آدم قرار دیا جاتا ہے۔اس کی علمی،ادبی اور لسانی خدمات کے اعتراف میں جنیوا یونیورسٹی میں اس کے نام کی چئیر کا قیام عمل میں لایا گیا جس پر وہ زندگی بھر مسند نشیں رہا۔سوئٹزر لینڈ کے اس نامور دانشور نے پوری دنیا کو لسانیات میں اپنے انقلابی تصورات سے حیرت زدہ کر دیا۔اس نے زندگی بھر فروغ علم و ادب کے لیے اپنی جدوجہد کو جاری رکھا۔اس کے افکار کی تابانیوں اور تصورات کی ضیا پاشیوں سے تقلید کی تاریکیاں کافور ہو گئیں،افکار تازہ کی نوید سے جہان تازہ تک رسائی کے امکانات پیدا ہونے لگے اور لسانیات میں نئے مباحث کے دروازے کھلنے لگے۔22 فروری 1913 کو جدید لسانیات کے اس عظیم مفکر نے عدم کے کوچ کے لیے رخت سفر باندھ لیا۔اس کی وفات سے جدید لسانیات کو ایک منفرد اسلوب کے حامل بے باک اور انقلابی فاضل سے محرومی کا صدمہ سہنا پڑا۔

لوح مزار دیکھ کر جی دنگ رہ گیا

ہر ایک سر کے ساتھ فقط سنگ رہ گیا

سوسئیر زندگی بھر ستائش، صلے اور نمود و نمائش سے بے نیاز تدریسی خدمات میں مصروف رہا۔اس کی زندگی میں اس کی کوئی باضابطہ تصنیف شائع نہ ہو سکی اور نہ ہی کسی کتاب کا کوئی مسودہ مرتب ہو

سکا۔اس کی وفات کے بعداس کے رفقائے کاراورشاگردوں کی مدد سے اس کے کلاس لیکچرز کو جمع کیا گیاان کی بہ غور چھان پھٹک اور تحقیق کے مراحل سے گزارنے کے بعدانھیں کتابی شکل میں1916 میں شائع کیا گیا۔یہ کتاب Course in General Linguistics کے نام سے پوری دنیا میں مشہور ہوئی اوراسے جدید لسانیات کے فروغ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔اس کا شمار بیسویں صدی کی اہم ترین لسانی تصانیف میں ہوتا ہے جن کے معجزنما اثر سے فکر ونظر کی کایا پلٹ گئی اور جس کی بازگشت اب تک علم وادب کے ایوانوں میں سنائی دیتی ہے۔سوسئیر کی یہ تصنیف اب تک انسانی تہذیب وثقافت،ادب ولسانیات اورفلسفہ کی سب سے زیادہ مطالعہ کی جانے والی کتب میں شمار ہوتی ہے۔نشاۃ الثانیہ کے دور سے لے کراب تک جتنی بھی وقیع تصانیف منظرعام پرآئی ہیں ان میں سے چشم کشا بیانات،فکر پرور خیالات،رجحان ساز تصوارات اور لسانیات کے انقلابی نظریات کے اعتبار سے سوسئیر کی یہ تصنیف کلیدی اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔